# کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ کو فلسطین میں وقف عطا کیا تھا ؟

## هل أعطى النبي ﷺ وقفاً لتميم الداري في فلسطين ؟

[ urdu - اردو - أردو ]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہاؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

# کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ کو فلسطین میں وقف عطا کیا تھا ؟

میں نے سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فلسطین کا الخلیل نامی علاقہ بنو تمیم کو عطا کیا تھا، اور ان کے لیے اس کا معاہدہ بھی لکھا تھا اس کے گواہوں میں عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ بھی تھے، اور بنو تمیم آج تك الخلیل میں بس رہے ہیں، اور اپنا وقف کا حق اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں، کیا یہ بات صحیح ہے، باوجود اس کے کہ اس وقت فلسطین مسلمانوں کے پاس نہیں تھا ؟

---

الحمد للہ :

کئی روایات میں بیان ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ کو بیت حبرون جسے آج الخلیل کا نام دیا جاتا ہے، بطور عطیہ عطا کیا تھا.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں:

تمیم بن اوس بن خارجۃ ابو رقیۃ الداری رضی اللہ تعالی عنہ عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی شہادت کے بعد شام کی طرف منتقل ہو گئے اور بیت المقدس میں رہائش اختیار کر لی، انہوں نے نو ھجری میں اسلام قبول کیا تھا.

یعقوب بن سفیان کہتے ہیں:

ان کا کوئی بیٹا نہیں تھا صرف ایك بیٹی تھی جس کا نام رقیۃ تھا.

اور کئی ایك طریق سے وارد ہے کہ نبیکریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بیت حبرون نامی زمین عطا کی تھی.

دیکھیں: تھذیب التھذیب ( ١ / ٤٤٩ ). اختصار کے ساتھ

اور معجم البلدان ميں ہے كہ:

بيت المقدس كے علاقہ ميں حبرون ايك بستى كا نام ہے جس ميں ابراہيم خليل عليہ السلام كى قبر ہے، جس پر الخليل كا نام غالب آچكا ہے.

تميم دارى رضى اللہ تعالى عنہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس تشريف لائے اور ان سے درخواست كى كہ انہيں حبرون كا علاقہ دے ديا جائے، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ان كى درخواست منظور فرماتے ہوئے انہيں ايك خط لكھ ديا، جس ميں تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحيم

يہ محمد صلى اللہ عليہ وسلم كى طرف سے تميم دارى اور ان كے ساتھيوں كو ديا گيا ہے:

ميں نے تمہيں بيت عينون اور بيت حبرون اور مرطوم اور بيت ابراہيم ان كى ذمہ دارى اور جو كچھ اس ميں ہے تمہيں ديا، يہ خالص عطيہ ہے، اور يہ نافذ كر ديا گيا اور يہ ہميشہ ہميشہ كے ليے ان اور ان كے بعد آنے والوں كے سپرد كر ديا گيا ہے.

لھذا جس نے بھى اس ميں انہيں اذيت دى تو اس نے اللہ تعالى كو اذيت دى، اس پر ابوبكر بن ابى قحافہ اور عمر اور عثمان و على بن ابى طالب رضى اللہ تعالى عنہم اجمعين گواہ ہيں. اھـ اختصار كے ساتھ

ديكھيں: معجم البلدان ( ٢ / ٢١٢ ).

اور اس وقت فلسطين مسلمانوں كے پاس نہ تھا، بلكہ روميوں كى حكومت ميں شامل تھا، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اسے فتح ہونے كے بعد ان كے ليے عطيہ كيا تھا، تو يہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى جانب سے ان كے ليے ايك بشارت كى طرح تھى كہ اسے مسلمان فتح كريں گے.

اور پھر جب عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں فتح ہوا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ پورا کیا، تو اس علاقے کو تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی اولاد خیرات جس کی تحدید کردی تھی کے لیے وقف کر دیا.

فلسطین کی سرزمین پر اسلام کا یہ سب سے پہلا وقف تھا، مقدسی رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب " احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم" میں بیان کیا ہے کہ:

یہاں ايك مستقل مہمان خانہ ہے جس میں باوچی اور نان بائی اور خدم کرنے والے موجود ہیں، جو الخلیل شہر میں ہر آنے جانے اور اس کی زیارت کرنے والے کو زیتون کے تیل کے ساتھ کھانا پیش کرتے ہیں، اور یہ کھانا اور مہمان نوازی تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ کے وقف میں سے ہے.

اور قلقشندی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے:

حمدانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: اور خلیل علیہ السلام کا شہر بنو تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ سے معمور ہے، اور بنو تمیم کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھا ہوا خط اور رقعہ موجود ہے، جو انہوں نےتمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ اور ان کےبھائیوں کو بیت حبرون عطیہ کرنے کے متعلق لکھ کر دیا تھا، بیت حبرون وہ الخلیل شہراور اس کے کچھ علاقے ہیں.

دیکھیں: صبح الاعشی ( ١ / ٤٧ ).

واللہ اعلم .